رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۰ ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۵ قادیان دارالامان ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ جلد ۲

البدر

البدر جس نیک نیتی اور دیانت داری سے اپنی خدمات کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ناظرین پر ظاہر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بہت تازہ حالات اور خبریں احمدیہ سلسلہ کی ان تک پہنچائی جاویں اسی لئے مضامین کی مختلف تقسیم کرنی پڑتی ہے ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہیں نکلتا سو اس کی اصل وجہ البدر کی محدود اشاعت ہے اسمیں منافع کی اس قدر گنجائش ہرگز نہیں کہ اس کی موجودہ خریداری جو کہ فی الحال ۳۰۰ کے قریب ہے اس وقت تاخیر وقتی کو رفع کر سکے اور کسیکو اسپر یقین نہیں ہے تو خود حساب کر کے دیکھ لیویں ابھی تک ہم ہر ایک شے مستعار لیکر ناظرین کی خدمت کر رہے ہیں اور اسی لئے دیر ہوتی ہے +

ایسے اخبار چونکہ قومی خادم ہوتے ہیں اسلئے ان کی اجراء اور استحکام کے لئے جب تک قوم کے رؤساء اور امراء متوجہ نہ ہوں تب تک اس خدمت کے بجا لانیوالے مثل اوس سپاہی کے ہوتے ہیں کہ جو فن سپاہگری سے تو واقف ہے مگر ہتیار پاس نہ ہونیکی وجہ سے اپنی خدمات سے ملک کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ مثلاً ایڈیٹر کا فرض ہے کہ حالات کے قلم بند کر دینے میں کوتاہی نہ کرے وہ تو ایڈیٹر کر لیگا مگر جو ضروریات کہ مطبع وغیرہ اور کاتب اور دیگر کارکنوں کی روپیہ کے ذریعہ سے چلتی ہیں وہ اس کے مضامین کے قلمبند کرنے سے پوری نہ ہوں گی ۔ اس لئے احمدی قوم کے جوشیلے ممبروں کا فرض ہے کہ اگر وہ اس اخبار کو قوم کے لئے مفید خیال کرتے ہیں تو ہر جگہ کمیٹیاں کریں اور اس کے وسائل اشاعت پر غور کریں تاکہ یہ قومی خادم اپنی خدمات کی بجا آوری میں چستی سے کام کر سکے ۔ اور پھر خصوصاً البدر جس نے اپنی جماعت کے طبقہ مساکین و غربا کی ضرورتوں کو مدنظر رکھکر اپنا ظہور کیا ہے اور ان کی ضرورتوں کو اپنی ذاتی منفعت کے پہلو پر مقدم کر کے اس کی قیمت ۲؏ رکھی ہے ۔

جب تک اس کی اشاعت ایک ہزار سے زیادہ ایسے خریداروں میں نہ ہوگی جو کہ جیسے اخبار بینی میں دلیر ہوں ویسے ہی قیمتوں کے پیشگی ادا کرنے میں تب تک یہ نقص تاخیر وقتی کا ہرگز رفع نہ ہو گا اور جب تک یہ نہ ہو تو اپنی جماعت کے ذی استطاعت احباب کو یہ کمیٹیاں اس طرف توجہ دلاویں کہ وہ اس کی سرپرستی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں اور جو تکالیف مطبع اور اس کی ضروریات کی ہمیں لاحق ہیں اونمیں ہمارا ہاتھ بٹا دیں +

ہماری جماعت ایسے وسیع حوصلہ اور فراخ دل احباب سے ہرگز خالی نہیں ہے کہ جب ان کو ایک قومی ضرورت محسوس کرائی جاوے تو وہ اس کے لئے تدارک کریں بلکہ مردانہ در کنار عورتیں بھی ان ضرورتوں کو محسوس کرتی ہیں مگر جہاں تک میرا خیال ہے ابھی تک البدر کے خیر خواہوں نے ایسے احباب تک اس کی ضرورتوں کو نہیں پہونچایا ورنہ یہ بات بڑی محال تھی کہ ان کو علم ہوتا اور وہ ہمارے ساتھ اس قومی خدمت میں حصہ نہ لیتے بہر حال اگر آج تک ایسی کوششوں سے کام نہیں لیا گیا تو اب البدر کے سرپرستوں کو لازم ہے کہ کمر ہمت کو چست باندھکر اس کی طرف احباب کی توجہ دلاویں ورنہ کم از کم اتنا تو کریں کہ جب تک اس کی خریداری ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو تاخیر وقتی کی شکایت نہ کریں +

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ایک دو اصحاب نے اپنی تصنیفات اس بک ایجنسی میں دیدی ہیں اس لئے دیگر احمدی احباب صاحب تصنیف اور اپنے ہاں کے کتب فروشوں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے تاکہ کافی تعداد کے جمع ہونے پر وہ فہرست الگ ضمیمہ کی صورت میں شائع ہو جایا کرے ۔

ہماری جماعت کے احمدی ڈاکٹر اور طبیب بھی جو اشتہاری تجارت سے فائدہ اوٹھانا پسند کرتے ہیں ہماری ہاتھ بٹانے کی نیت سے اس وقت متوجہ ہوں کیونکہ اگر ایک صفحہ اشتہار کا ہم کتابوں کو دیدیں تو دوسرے صفحہ پر ان کے اشتہارات آ سکتے ہیں اور اسیطرح اجرت میں ایک راہ کفایت کی نکل سکتی ہے +

عجیب منجن

گل سرخ ۔ دانہ الائچی کلان ۔ کتھ ۔ پوست بادام سوختہ
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۵ ماشہ تولہ

پھٹکری ۔ باریک پیسکر دانتوں کو ملیں ۔ گوشت خورا اور بہت
۳ ماشہ سے امراض میں مفید ہے +

طاعون کا مجرب علاج

سچی توبہ ۔ عاجزانہ استغفار اور اعمال میں اصلاح ۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کریں

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کر چکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہوگیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے۔

ظہر ایک سقہ جو کہ..... حضرت اقدس کے ہان پانی بھرا کرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مرگیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اس کی موت پر آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ قتل خیبة و زید هیبة جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے۔ ایک صاحب پولیٹیکل خانہ ملازم اپوزئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی +

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی کہ اس اثناء مین کتاب کے بہت سے پروف صحت کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہیں لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ کہا موت کا کوئی خوف نہین مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہین تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھڑ کے لایا تھا اس مین اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اسکا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کر دیا ہے اب جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے۔

ظہر کیوقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعد ازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے +

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء تک

ان تاریخون کے حالات سفرنامہ جہلم البدر جلد ۲ نمبر ۳ اور ۴ مین شائع ہو چکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازین جمع کرکے ادا کی گئین +

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشا کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہو رہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے +

قبل از عشا فرمایا کہ کہانسی کا زور ہوگیا ہے اس کے بعد آپ نے ایک رویا دریائے نیل والی سنائی جو کہ البدر جلد ۹ صفحہ پر شائع ہو چکی ہے (وہان غلطی سے ۱۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کر لی جاوے۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اس نے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہجوم لوگون کا تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو گیارہ سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی کی وغیرہ وغیرہ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جو کہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

حضرۃ اقدس نے پانچوں وقت کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشا حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرما کر مجلس فرمائی۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا جو کہ ان تمام نومسلمون کی طرف سے جو کہ حضرۃ اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ ہندو اور آریہ کے سربرآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نومسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو کہ حضرۃ اقدس کے مضامین مباہلہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کرکے انکا غلطی پر ہونا ثابت کر دیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہین ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ کوئی کام توکل اور تقوے کا ان سے ثابت نہین ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین +

[illegible] عجب خانصاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا تو اون کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ۔ فرمایا ناواقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین۔ اللہ تعالیٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشاء کے کیون مخالفت کی جاوے + جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کر چکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہو گیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے۔

ظہر ایک سقہ جو ..... حضرت اقدس کے ہان پانی بھرا کرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مر گیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اُس کی موت پر آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ قتل خیبة و زید هیبة جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے۔ ایک صاحب پوٹی خانہ ملازم اپوزئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی +

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرة اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انھون نے حضرت سے نیاز حاصل کی کہ اس اثناء مین کتاب کے بہت سے پروف صحت کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہین لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہو جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو۔ کہا موت کا کوئی خوف نہین مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہین تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھر سے لایا تھا اس مین اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اس کا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کر دیا ہے اب جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے۔

ظہر کیوقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعدازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے +

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ تک

ان تاریخون کے حالات سفرنامہ جہلم البدر جلد ۲ نمبر ۳ و ۴ مین شائع ہو چکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازین جمع کر کے ادا کی گئین +

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشا کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالی کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہو رہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے +

قبل از عشا فرمایا کھانسی کا زور ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے ایک رویا دریائے نیل والی سنائی جو کہ البدر جلد ۹ صفحہ پر شائع ہو چکی ہے (وہان غلطی سے ۱۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کر لی جاوے۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اس نے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہجوم لوگون کا تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو کئی سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی تھی وغیرہ وغیرہ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جو کہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب +

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

حضرة اقدس نے پانچون وقتا کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشا حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرما کر مجلس فرمائی۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا جو کہ ان تمام نومسلمون کی طرف سے جو کہ حضرة اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ ہندو اور آریہ کے سربرآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نومسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو کہ حضرة اقدس کے مضامین مباہلہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کر کے انکا غلطی پر ہونا ثابت کر دیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہیں ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین کوئی کام توکل اور تقوے کا ان سے ثابت نہین ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین +

غیر احمدی کے پیچھے نماز عجب خانصاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا نہ تو اون کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ۔ فرمایا نا واقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین۔ اللہ تعالی ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشاء کے کیون مخالفت کی جاوے + جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

ان مین گھسنا یہی تو اس کی منشاء کے مخالف ہے
پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جا کر ہمارا کیا کام کیا ہونا چاہیئے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگون کو سنایا جاوے ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقوی اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

ایک ہندو کا خواب

اس کے بعد تین احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد انمین سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین ایک شریر آدمی تھا اور مجھ کو جھوٹے دعوے کرنے اور لوگون کے حقوق چھین لینے اور ضبط کرنے کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی جس قدر معاصی مثل شراب وغیرہ تھے ان تمام مین مین مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ مین نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق ضبط کئے رات کو جب مین سویا تو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اُٹھا لیوے تا کہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاوین اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہو گیا اور مین نے دیکھا کہ آسمان سے ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان مین مین تھا اس دروازے کی طرف آیا مین اُٹھکر اُسے دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے مین نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ کیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کر بہت ہوئی ہے پھر مین نے نام پوچھا تو بتلایا **"میرزا غلام احمد قادیانی"** اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مین اپنے افعال اور کردار پر نادم ہوں اور اب اوسی خواب کے ذریعہ آپکے پاس آیا ہون حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدلدو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہ گار کو بلا سزا دئے نہیں چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالی بہت ہی رحم کرنیوالا ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ مین کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالی کی یہ عادت نہین ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتون کو ٹھیک کرو۔

پھر اس تائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ جو دو صد روپے کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اوس مین میرا حق بہت تھوڑا ہے اب اُسے برآمد کراؤن کہ نہ فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کر لو +

مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ گذرانا جس مین یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اوس کے دماغ مین آتے ہین جنسے اُسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا +

خیالات جو بے اختیار دل میں پیدا ہوتے ہیں ان پر مواخذہ نہیں

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہین ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل مین پیدا ہوتے ہین اُن سے انسان خدا کی درگاہ مین مواخذہ کے قابل نہین ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالون کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ اندر پیدا ہوتے ہین وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہین بے صبری نہ چاہیئے جلدی سے یہ بات نہ طے نہین ہوا کرتی وقت آویگا تو دور ہون گی توبہ استغفار مین لگے رہین اور اعمال مین اصلاح کرین ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ مین بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہین اور جب دور ہونے لگتے ہین تو یکدفعہ ہی دور ہو جاتے ہین خبر بھی نہین ہوتی جیسے ہچکی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہین لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہین جلدی وہان منظور نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہان نہ ہو۔ ہان صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نکرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش مین پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

من کان للہ کان اللہ لہٗ

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہے وہ ہوکر ہی رہتا ہے اسباب کیا شئے ہین کچھ بھی نہین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میری راہ مین جاؤ گے تو مراغماً کثیراً پاؤ گے صحت نیت سے جو قدم اوٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھلو دراصل صحابہ کرام کے نمونہ ایسے ہین کہ کل انبیاء کی نظیر ہین خدا کو تو عمل ہی پسند ہین انہون نے بکریون کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہین حضرت عیسی کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسیٰ کو ان کے حواریون نے نقد لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا ونعلم ان قد صدقتنا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہون نے بسر کی اس کی نظیر کہین نہین پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے +

مغرب و عشا

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگون نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہین رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہین کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہین کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت بتلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھاپکر فیصلہ سے پیشتر شائع کر دین جس مین ذکر تھا کہ اس مقدمہ مین ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے ؂

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ۔ زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دور اندیشی پر دلالت نہین کرتا فرمایا کہ جب یہ لوگ خدا کے قائل نہین تو الہام کے کب قائل ہون گے ان لوگون کو یہ عقل بھی نہین کہنا چاہیئے بلکہ انمین نور ایمان نہین ہے کیا وہ کبھی ایسے مفتری وکذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہین کہ اس کی مخالفت پر ناخنون تک زور لگایا

ان میں گھسنا یہی تو اس کی منشاء کے مخالف ہے

پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جا کر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگوں کو سنایا جاوے ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقوی اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

بیعت ... ہدایت

اس کے بعد تین احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد انہیں سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں ایک شریر آدمی تھا اور مجھ کو جھوٹے دعوے کرنے اور لوگوں کے حقوق چھین لینے اور ہندیہ کرنے کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی جس قدر معاصی مثل شراب وغیرہ تھے ان تمام میں میں مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ میں نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق ضبط کیے رات کو جب میں سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اٹھا لیوے تا کہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاویں اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان میں میں تھا اس دروازے کی طرف آیا میں اٹھ کر اسے دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے میں نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے جواب دیا کہ کیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کر بہت ہوئی ہے پھر میں نے نام پوچھا تو بتلایا "میرزا غلام احمد قادیانی" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنے افعال اور کردار پر نادم ہوں اور اب اوسی خواب کے ذریعہ آپ کے پاس آیا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدل دو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہگار کو بلا سزا دئیے نہیں چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں خدا تعالیٰ بہت ہی رحم کرنیوالا ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ میں کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتوں کو ٹھیک کرو۔

پھر اس تائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ چودہ صد روپیہ کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اس میں میرا حق بہت تھوڑا ہے اس لئے میں برآمد کرانا نہیں چاہتا فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کر لو۔

مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ گذرانا جس میں یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اوس کے دماغ میں آتے ہیں جنسے اسے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

خیالات بے اختیار دل میں پیدا ہونے سے مواخذہ نہیں

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہیں ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل میں پیدا ہوتے ہیں ان سے انسان خدا کی درگاہ میں مواخذہ کے قابل نہیں ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالوں کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ اندر پیدا ہوتے ہیں وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہیں بے صبری نہ چاہئے جلدی سے یہ بات طے نہیں ہوا کرتی وقت آویگا تو دور ہونگی توبہ استغفار میں لگے رہیں اور اعمال میں اصلاح کریں ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ میں بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہیں اور جب دور ہونے لگتے ہیں تو یکدفعہ ہی دور ہو جاتے ہیں خبر بھی نہیں ہوتی جیسے ہچکی کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہیں لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہیں جلدی وہاں منظور نہیں ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہاں نہ ہو۔ ہاں صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نکرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش میں پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

من کان للہ کان اللہ لہ

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہو وہ ہوکر ہی رہتا ہے اسباب کیا شے ہیں کچھ بھی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جاؤگے تو مراغماً کثیرا پاؤگے صحبت نیک سے جو قدم اوٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھ لو دراصل صحابہ کرام کے نمونہ ایسے ہیں کہ کل انبیاء کی نظیر ہیں خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر عیسیٰ آئی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسیٰ کو ان کے حواریوں نے نقد لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا لنعلم ان قد صدقتنا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی آنحضرتؐ نے بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشاء

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگوں نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہیں رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہیں کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہیں کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت تبلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھاپ کر فیصلہ سے پیشتر شائع کر دیں جس میں ذکر تھا کہ اس مقدمہ میں ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است — زیر آں گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دوراندیشی پر دلالت نہیں کرتا فرمایا کہ جب یہ لوگ خدا کے قائل نہیں تو الہام کے کب قائل ہوں گے ان لوگوں کو بے عقل نہیں کہنا چاہئے بلکہ انکی لندو بیان نہیں ہے کیا وہ کسی ایسے مفتری و کذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہیں کہ اس کی مخالفت پر ناخنوں تک زور لگایا

لگایا گیا ہوا ور ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شائع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہون بتلاوین تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبرین قبل از وقت پیش کی ہین کسی اور نے بھی کی ہین ان لوگون کے اعمال کا کوئی فائدہ نہین ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہین ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلون کی یہ سختی - کوئی اور برتن ہو تو انسان اس مین ہاتھ ڈال کر صاف بھی کرے مگر ان کے دلون کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہون عجب معاملہ ہے جس قدر ہمین اُنپر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کہانے سے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہین کرسکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہین سن سکتے کس کس کی شکایت کرین سب ایک ہی ہین -

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے - دنیا مین ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا - اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے - بے وقوف جانتے ہین کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزارون چل بسے - لیکن ان لوگون کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیان جو کہ صادقون کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبون کو دیدی ہین اور ایسے تہیدست ہوئے ہین کہ کوئی خوبی صادق کی بیان کرہی نہین سکتے +

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء کے دن ہین رات کو مین نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اُس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہین ہوا +

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا -

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت مین آیا جس مین لکھا تھا کہ اگر آپ دیگہزار روپے مجھے بھیجکر اپنا وکیل یہان مقرر کردیوین تو مین آپکی مشن کی اشاعت کرون گا -

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمین کسی وکیل کی ضرورت نہین ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۲ سال سے اشاعت کر رہا ہے اس کے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھون نے جوابدیا کہ ۴ ماہ فرمایا کہ آپکو تو پھر بہت دیر یہان رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو -

عجب حیرت ہوتی ہے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ یہان تازہ بتازہ سامان تقوی کے جماعت کے واسطے طیار کر رہا ہو اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہین ہے - یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہین اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہین تو ہرگز نہین بتلاسکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہین کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی مابہ الامتیاز قائم کرین ہماری مخالفت مین یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکے نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیان بیان کرتے ہین وہ تمام پیغمبرون پر صادق آتی ہین کمتر تقوی ان کے لئے یہ تہا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم یہان علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتین اخبارات نے لکھی ہین ان پر فرمایا کہ اس شور و غوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے افوض امری الی اللّٰہ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ میرے باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اُٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے -

حضرت کی خدمت مین ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعوی تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہین جس سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق کی معلوم نہین ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہین مگر جب اس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی سے ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتون سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے - اور اُسے معاف کردیا -

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے بعد مغرب کے جلسہ کے اور کوئی مجلس نہین ہوئی -

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ اب بارش ہونے کی وجہ سے گرد و غبار کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہوآوین (یعنی سیر کو جایا کرین) کرم دین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہین بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کرسکتی ہے انسان بھی کیا عجیب شے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا مین ترقی کرے تو نور علی نور ورنہ اگر ظلمت مین گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقوی کا اس کے قول و فعل و اخلاق مین باقی نہین رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے -

فرمایا آج ایک کشف مین دکھایا گیا تفصیل ما صنع اللّٰہ فی ھذا لباس - بعد ما اشعتہٗ فی الناس - اس کے بعد الہامی صورۃ ہوگئی اور زبان پر بھی جاری تہا اس سے معلوم ہوتا ہو کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگمین بتلایا تہا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تہا

افانین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اُس کے لئے وہ ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرے - حق ظاہر ہوجاوے لوگون مین اشتعال اور فساد نہ ہو اور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل مین تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایکماہ تک کرتا رہتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۶ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہین اور اس کا سب بوجھ برداشت کر سکتے ہین مگر ان لوگون کی نیت درست

لگایا گیا ہوا ور ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شائع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہوں بتلاوین تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبرین قبل از وقت پیش کی ہین کسی اور نے بھی کی ہین ان لوگون کے اعمال کا کوئی فائدہ نہین ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہین ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلون کی یہ سختی - کوئی اور برتن ہو تو انسان اس مین ہاتھ ڈال کر صاف بھی کرلے مگر ان کے دلون کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہون عجب معاملہ ہے جس قدر ہمین اُنپر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کھانے سے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہین کرسکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہین سن سکتے کس کس کی شکایت کرین سب ایک ہی ہین -

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے - دنیا مین ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا - اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے - بے وقوف جانتے ہین کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزارون چل بسے - لیکن ان لوگون کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیان جو صادقون کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبون کو دیتا ہین اور ایسے تہیدست ہوئے ہین کہ کوئی خوبی صدق کی بیان کر ہی نہین سکتے +

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء کے دن ہین رات کو مین نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اُس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہین ہوا +

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا -

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت مین آیا جس مین لکھا تھا کہ اگر آپ ایکہزار روپیہ مجھو بھیجکر اپنا وکیل یہان مقرر کردیوین تو مین آپکی مشن کی اشاعت کرون گا -

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمین کسی وکیل کی ضرورت نہین ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۲ سال سے اشاعت کر رہا ہے اسکے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھون نے جواب دیا کہ ۳ ماہ فرمایا کہ آپکو تو پھر بہت دیر یہان رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو -

عجب حیرت ہوتی ہے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ یہان تازہ بتازہ سامان تقوی کے جماعت کیواسطے طیار کر رہا ہو اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہین ہے - یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہین اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہین تو ہرگز نہین بتلا سکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہین کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی ما بہ الامتیاز قائم کرین ہماری مخالفت مین یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکو نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیان بیان کرتے ہین وہ تمام پیغمبرون پر صادق آتی ہین کمتر تقوی ان کے لئے یہ تھا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم یہان علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لھم قلوب لا یفقھون بھا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتین اخبارات نے لکھی ہتین اون پر فرمایا کہ اس شور وغوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے افوض امری الی اللّٰہ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ میرے باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اُٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے -

حضرت کی خدمت مین ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعوی تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہین جس سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق معلوم نہین ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہین مگر جب اُس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی سے ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتون سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے - اور اُسے معاف کردیا -

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوا اسے بعد مغرب کے جلسہ کے اور کوئی مجلس نہین ہوئی -

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ اب بارش ہونے کی وجہ سے گرد و غبار کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہوآوین (یعنی سیر کو جایا کرین) کرم دین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہین بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کرسکتی ہے انسان بھی کیا عجیب شئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وصفا مین ترقی کرے تو نور علیٰ نور ورنہ اگر ظلمت مین گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقوی کا اس کے قول و فعل و اخلاق مین باقی نہین رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہوجاتا ہے -

فرمایا آج ایک کشف مین دکھایا گیا تفصیل ما صنع اللّٰہ فی ھذا الباس - بعد ما اشعتہ فی الناس - اس کے بعد الہامی صورۃ ہوگئی اور زبان پر بھی جاری تہا اس سے معلوم ہوتا ہو کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ مین بتلایا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تھا

افانین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اُس کے لیئے ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرے - حق ظاہر ہوجاوے لوگون مین اشتعال اور فساد نہ ہو اور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل مین تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایکماہ تک کرتا رہتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۶ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہین اور اس کا سب بوجھ برداشت کرسکتے ہین مگر ان لوگون کی نیت درست

درست نہین ہوتی اس لیے راضی نہین ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہین مطلق نہین دل ٹھہرے ہو گئے ہین۔

مردم شماری مین غلطی [illegible]

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ مین چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے انہون نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی میرزا غلام احمد ہے اس کی اول ابتدا چوڑہون سے کی اور پھر ترقی کرتی کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئی یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان مین چھاپکر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑہے ایک جرائم پیشہ قوم ہے اُن سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہین ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان مین ہے جس کی ہم سے ۳۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا ہمارے ساتھ نہین ہے اس کا تعلق چوڑہون سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوڑہون سے ہے اسکی عادات اور چال چلن کو ہمپر تھاپ دینا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے چوڑہے تو درکنار ہمین تو ایسے لوگون سے بھی تعلق نہین ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہین ہماری جماعت مین عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہین اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہین اور ایسے ہی لوگون کو ہم ساتھ رکھتے ہین گورنمنٹ کو چاہئے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے۔ اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہین کہ اوس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب مین یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوڑھون سے ہون اس کا چال چلن اچھا نہین ہوا کرتا اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کسی مجلس مین کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپ نے یہ تجویز کی کہ بیعت کا رجسٹر بالکل اطمینان کی صورت مین نہین معلوم ہوتا اس لیے وہ اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر ایسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہین فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہون تو ان کو ضروری ضروری باتین پہنچائی جا سکتی ہین +

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

ظہر اس وقت حضور نے تشریف لا کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سامنے جا نفل اور ایک گانٹھ نہین معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کر کے کہتے ہین کہ یہ کھانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کھانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھ کو کھانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رات کو مین نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر مین ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر بتلائی جو آپ نے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر اس وقت آکر حضرۃ اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان مین آنے کا ذکر ہوتا رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطرین لکھکر پیش کیا کرتا اور اگر اُسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شامت تھی کہ اُسے بہر حال جھوٹ سے کام لینا پڑتا +

اخبار والون اور عوام الناس کی تشرارتون اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہیئے کچھ جواب نہ دیوین خدا ہی ان لوگون سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل لیکھرام والی چال اختیار کی ہے جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہین رہا بلکہ آسمان پر ہے

قبل از عشاء اس وقت اول حضرۃ اقدس مولوی عبداللطیف صاحب خالصاحب سے اللہ تعالےٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رویا بتلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر جاری ہے ویسا ہی طریق خدا تعالےٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس مین سرخی کے چھینٹے آپکے لباس مبارک پر پڑے تھے (باقی آئندہ)

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

عرش ......عرش کے متعلق

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استویٰ علی العرش کے کیا معنے ہین اور عرش کیا شے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ مین لوگون کے مختلف خیالات ہین کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہین تو پھر استوا باطل ہوتا ہے اس مین شک نہین ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس مین اللہ تعالےٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہے اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہین ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس مین حیران ہین اور غلطی سے اُسے ایک مادی شے خیال کرتے ہین اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہے تو بات یہ ہے کہ قدامت مین ثم آجاتا ہے جیسے قلم ہاتھ مین

درست نہیں ہوتی اس لیے راضی نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں مطلق نہیں دل ٹھہرے ہو گئے ہیں۔

مردم شماری مین غلطی اور ظہر

مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ مین چونکہ حسب دستور مردم شماری رپورٹ کیا جا رہا ہے انہوں نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی میرزا غلام احمد ہے اس کی اول ابتدا چوہڑوں سے ہوئی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئیے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان مین چھپا کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے۔ تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوہڑے ایک جرائم پیشہ قوم ہے جن سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان مین ہے جس کی ہم سے ۳۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوہڑوں سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوہڑوں سے ہے اس کی عادات اور چال چلن کو ہم پر تھا پنا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے چوہڑے تو درکنار ہمیں تو ایسے لوگوں سے تعلق نہیں ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہین ہماری جماعت مین عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہیں اور وہ سب حسن صفات سے متصف ہین اور ایسے ہی لوگوں کو ہم ساتھ رکھتے ہین گورنمنٹ کو چاہئیے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہین کہ اس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب مین یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوہڑوں سے ہوں اس کا چال چلن اچھا نہیں ہوا کرتا اس لیے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں اور کسی مجلس مین کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپ نے یہ تجویز کی کہ بیعت کا رجسٹر بالکل اطمینان کی صورت مین نہیں معلوم ہوتا اس لیے اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر اسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہین فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہوں تو ان کو ضروری ضروری باتین پہنچائی جا سکتی ہین۔

۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں۔

ظہر

اس وقت حضور نے تشریف لا کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سامنے جائفل اور ایک گانٹھ نہیں معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کر کے کہتے ہین کہ یہ کھانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کھانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھ کو کھانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے بیان کیا کہ رات کو مین نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر مین ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر تبلائی جو آپ نے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر

اس وقت دیگر حضرۃ اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان مین آنے کا ذکر ہوتا رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطرین لکھکر پیش کیا کرتا اور اگر اسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شناخت تھی کہ اُسے بہر حال جھوٹ سے کام لینا پڑتا۔

اخبار والوں اور عوام الناس کی افترا پردازیون اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہئیے کچھ جواب نہ دیوین خدا ہی ان لوگوں سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل لیکھرام والی چال اختیار کی ہو جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہیں رہا بلکہ آسمان پر ہے

قبل از عشاء

اس وقت اول حضرۃ اقدس مولوی عبداللطیف خان صاحبؓ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رؤیا بتلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر جاری ہے ویسا ہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس مین سرخی کے چھینٹے آپ کے لباس مبارک پر پڑے تھے

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

عرش

.... عرش کے متعلق

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استویٰ علی العرش کے کیا معنے ہین اور عرش کیا شے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ مین لوگوں کے مختلف خیالات ہین کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہین تو پھر استویٰ باطل ہوتا ہے اس مین شک نہیں ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس مین اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہو اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہیں ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس مین حیران ہین اور غلطی سے اُسے ایک مادی شے خیال کرتے ہین اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہو تو ماننا ہے کہ قدامت مین ثم آجاتا ہے جیسے قلم ہاتھ مین

ہوتا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ کر خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمین اس کا کچھ علم نہین ہے کہ آدم سے اول کیا تھا اور کس قسم کی مخلوق تھی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم سے ہین مگر اوس پر یہ لازم نہین ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو دیدیوے اور نہ اس کے کام اس دنیا مین سما سکتے ہین خدا کے کلام مین دقیق نظر کرنیسے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہین ہے اور استعارات کو ظاہر پر حمل کر کے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہین اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہین۔ جب دنیا وغیرہ نہ تھی عرش تب بھی تھا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تھی اس لیے اول وہ ہو کر استوا علی العرش ہوا۔ اگرچہ توریت مین بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ مین نہین ہے اور لکھا ہے کہ خدا...... ماندہ ہو کر تھک گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام مین مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط و خال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہین لگتا مگر جب وہ فارغ ہو کر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت مین ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہین اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استوا علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الٰہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہین مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہون تو رازق کو پہچانین اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استوا علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی ✦

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہو گی جب ہر شے فنا ہو گی پھر ایک اور تیسری تجلی ہو گی کہ احیائے اموات ہو گا۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہین ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کر سکتے ہین قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے عرش کو اپنی صفات مین داخل کیا ہے جیسے ذوالعرش المجید

گویا خدا تعالیٰ کے کمال علو کو دوسرے معنون مین عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شے نہین ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لیے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شے مگر غیر مخلوق اور یہان سے دھوکا کھا کر آریون کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیاء کو غیر مخلوق مانتے ہین ویسے ہی یہ عرش کو ایک شے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل مین یہ کوئی شے خدا کے وجود سے باہر نہین ہے جنہون نے اسے ایک شے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہین مانتے اور جنہون نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہین کہ خدا کو ایک مجسم شے کا محتاج مانتے ہین کہ ایک ڈولہ کی طرح فرشتون نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ چار ملائک کا عرش کو اوٹھانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب۔ رحمٰن رحیم۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الٰہی کے مظہر ہین اور اصل مین ملائکہ ہین اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام مین ہون گے تو ان کو ۸ ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کر سکے وہ یہ کہے کہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرنے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتین خدا کے سپرد کر کے اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تھی اور مار کے معنے یہان پانی بھی نہین کر سکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہین اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہان یہ تو نہ ہو گا کہ...... بہت سی گائے بھینسین ہون گی اور دودھ دوہ کر حوض مین ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیاء ہین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنی اور نہ زبان نے چکھین نہ دل مین ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودھ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھون سے نظر آتا ہے اور ہم اُسے پیتے ہین اسی طرح کی باتین ہین جو کہ ہم خود دیکھتے ہین۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہین کہ ان کو بیان کر سکین نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہین۔ یہ ایسی باتین ہین کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کرین تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہین

من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی

سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہان بھی ہے مگر ہم اسی جسمانیات پر نہین حمل کر سکتے ✦

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا سیالکوٹ کے اہل تشیعہ مین ایک صاحب منشی رانجھہ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تھے اُنکی نسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ ۳ ہفتے کے قریب گذرے ہین کہ وہ فوت ہو گئے ہین مگر جو نہی کہ وہ بستر مرگ پہ بیمار ہوئے انہون نے متواتر طور پر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑھا جس مین چند ایک اہل شیعہ بھی موجود تھے۔

سید عبد الحی صاحب عرب جو کہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد مین تشریف لے گئے تھے قادیان آئے ہوئے ہین جس جس مقام پر تشریف لیجاتے رہے وہان سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کر کے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہین ✦

منارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہو گئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصٰی مین کنوئین کے مشرقی جانب جو میدان تھا وہان اس کی بنیاد کھودی جارہی ہے ✦

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیانی نومسلمون نے تحقیق مذہب کے لئے دیا تھا اور جس مین آریون۔ ہندؤن اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کرین اس نے ایک خوارق عادت جوش آریون مین پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذرا سی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگون کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہین جس مین حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتون کی طرح طعن و تشنیع کرنے کے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہین کیا۔ صاف لفظون مین لکھا ہے کہ دعا کوئی شے نہین ہے گویا دوسرے الفاظ مین اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سودا مر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ مین نہین کیا ✦

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

ہوتا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ کر خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمیں اسکا علم نہیں ہے کہ آدم سے اول کیا تھا اور کس قسم کی مخلوق تھی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم ہیں مگر اوس پر یہ لازم نہیں ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو ہو وے اور نہ اس کے کام اس دنیا میں سما سکتے ہیں خدا کے کلام میں دقیق نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہیں ہے اور استعارات کو ظاہر پر حمل کر کے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہیں۔ جیسے دنیا وغیرہ نہ تھی عرش تب بھی تھا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تھی اس لیے اول وہ ہو کر استویٰ علی العرش ہوا۔ اگرچہ توریت میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ میں نہیں ہے اور لکھا ہے کہ خدا ..... ماندہ ہو کر ... گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط وخال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہیں لگتا مگر جب وہ فارغ ہو کر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت میں ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استویٰ علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الٰہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہیں مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہوں تو رازق کو پہچانیں اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استویٰ علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی +

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہوگی جب ہر شے فنا ہوگی پھر ایک اور تیسری تجلی ہوگی کہ احیاء اموات ہوگا۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہیں ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کر سکتے ہیں قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے عرش کو اپنی صفات میں داخل کیا ہے جیسے ذو العرش المجید گویا خدا تعالیٰ کے کمال علو کو دوسرے معنوں میں عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شے نہیں ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لیے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شے مگر غیر مخلوق اور بیان سے دھوکا کھا کر آریوں کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیاء کو غیر مخلوق مانتے ہیں ویسے ہی یہ عرش کو ایک شے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل میں یہ کوئی شے خدا کے وجود سے باہر نہیں ہے جنہوں نے اسے ایک شے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہیں مانتے اور جنہوں نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہیں کہ خدا کو ایک مجسم شے کا محتاج مانتے ہیں کہ ایک ڈولہ کی طرح فرشتوں نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ولا یؤدہ حفظہما چار ملائک کا عرش کو اٹھانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب۔ رحمٰن رحیم۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الٰہی کے مظہر ہیں اور اصل میں ملائکہ ہیں اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام میں ہوں گے تو ان کو ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کر سکے وہ یہ کہے کہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرنے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتیں خدا کے سپرد کر اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تھی اور ماء کے معنے یہاں پانی بھی نہیں کر سکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہیں اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہاں یہ تو نہ ہوگا کہ..... بہت سی گائے بھینسیں ہوں گی اور دودھ دوہ کر حوض میں ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیاء ہیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنی اور نہ زبان نے چکھیں نہ دل میں ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودھ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھوں سے نظر آتا ہے اور ہم اسے پیتے ہیں اسی طرح کئی باتیں ہیں جو کہ ہم خود دیکھتے ہیں۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہیں کہ ان کو بیان کر سکیں نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کریں تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہیں

من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ

سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہاں بھی ہے مگر ہم اسکو جسمانیات پر نہیں حمل کر سکتے +

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا سیالکوٹ کے اہل تشیع میں ایک صاحب مستری نکہ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تھے اُنکی بنسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ ۳ ہفتہ کے قریب گذرے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے ہیں مگر جونہی کہ وہ بستر مرگ پر بیمار ہوئے انہوں نے متواتر تحریری وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑھا جس میں چند ایک اہل شیعہ بھی موجود تھے۔

سید عبد الحی صاحب عرب کہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد میں تشریف لے گئے تھے قادیان آئے ہوئے ہیں جس جس مقام پر تشریف لیجاتے رہے وہاں سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کر کے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہیں +

منارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہو گئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصیٰ میں کنوئیں کے شرقی جانب جو میدان تھا وہاں اس کی بنیاد کھودی جا رہی ہے +

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیانی نو مسلموں نے تحقیق مذہب کے لئے دیا تھا اور جس میں آریوں۔ ہندوؤں اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کریں اس نے ایک خوارق عادت جوش آریوں میں پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذراسی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگوں کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہیں ہیں جس میں حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتوں کی طرح طعن تشنیع کرنے کے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہیں کیا۔ صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ دعا کوئی شے نہیں ہے گویا دوسرے الفاظ میں اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سود امر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ میں نہیں کیا +

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیہم ۔ الخ کے متعلق (بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لئے بنائیں جس سے اس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو ایسی حالت میں اس نے ہدایت کے واسطے مجبور نہ کیا تو کفر اور ضلالت کیواسطے کیوں مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجاآوری پر رضامندی اور بداعمالی پر نارضامندی کا کیوں اظہار کرتا۔

سواء علیہم قبل ازیں یہ بات تھی کہ ایک صادق صداقت لیکر آیا اور اس کا ان لوگوں نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کی کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک صادق آکر بیان کرتا ہے ان کو لوگ بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جو ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ بعثت کے وقت اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے اس لئے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہیں کرتا اس لئے خدا تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ لا یؤمنون یہ لوگ ایمان نہ لاوینگے۔

کیونکہ ایمان تو ماننے کا نام ہے مگر جب انہوں نے ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کی ہوتا ہے

خوب یاد رکھو کہ اس آیت میں دو اسباب بیان کئے ہیں جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہیں ملا کرتی ایک تو انکار - دوسرے اس کے وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا۔ اب بھی جو لوگ منکر ہیں اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہیں اس کا باعث یہی ہے۔ بعضوں کا انہماک تو دنیاوی اشغال کی طرف اس قدر ہے کہ انکو خبر ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیوں پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام سن بھی لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ تحقیق و تفتیش کرکے اس کا جھوٹا یا سچا ہونا تو دیکھ لیں اس قسم کے لوگ دولت ایمان سے محروم رہتے ہیں

نتائج عمل یہ دنیا جائے اسباب ہے اور ہم رات دن مشاہدہ کرتے ہیں کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجالانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرات بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بدنظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن وادا کو دیکھتا ہے پھر کوئی خط وخال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اس کے کوچہ اور گلی میں جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جیسے اس نے بدنظری کی تھی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو ہاتھ زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت میں مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بدنظری کے ارتکاب میں کی۔ اسیطرح جو لوگ بدصحبتوں اور بدمجلسوں میں جاتے ہیں صرف وہاں جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہیں بدصحبتون سے چور۔ ڈاکو۔ فاسق۔ فاجر۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہیں اور پھر ان باتوں کے ایسے خوگر ہوجاتے ہیں کہ اگر کوئی خود بھی ان میں سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہے کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جسطرح جب ہم ایک کوٹھڑی کے دروازے بند کرتے ہیں تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہاں اندھیرا ہوجاتا ہے اسیطرح سے انسان سے جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اون پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت میں ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یؤمن ہو گیا اور ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجۃً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر ختم کردیا اور ان کی آنکھوں پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگوں کے دلوں میں بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے پھر بیچارے انسان کا اس میں کیا قصور۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جسقدر تقریریں درس قرآن کے موقعہ پر سننے میں آئی ہیں وہ خلاصۃً یہاں لکھدی جاویں تاکہ قرآن شریف میں اور جہاں کہیں اس طرز کی عبارۃ ہو تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

(۱) ایک وہ جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیاں۔ پٹھے پردے بنائے ہیں جن میں وہ کوئی دست تصرف نہیں رکھتا۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اسے چھوٹا نہیں کرسکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہیں کر سکتا علی ہذا القیاس اعضاء کی ساخت میں کچھ دخل نہیں دے سکتا۔ تو اس قسم کے اعضاء جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہیں دیا کیونکہ اس میں انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہیں ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنا دیا وہ اسے بحال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور میں کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی،

دوسرے وہ اعضاء ہیں جنپر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس میں ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے وہ تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہیں ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوہ ہے جسپر انسان مقدرت رکھتا ہے۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس میں جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہیں ہے مگر کہاں کہاں نظر کو ڈالے اور کہاں کہاں نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور میں جن میں انسان کا تصرف ثابت ہے احکام تبلائے ہیں کہ انسان ان کی خلاف ورزی نہ کرے۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو دو تین گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر میں سنایا۔ "اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔"

الہام ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر میں سنایا۔ "یوم الاثنین وفتح الحنین" قرآن شریف میں بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ میں ہے۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیہم ۔ الخ کے متعلق بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لیے بنائین جس سے اس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو جس حالت مین اس نے ہدایت کے واسطے مجبور نکیا تو کفر اور ضلالت کیواسطے کیون مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجا آوری پر رضامندی اور بد اعمالی پر نا رضامندی کا کیون اظہار کرتا ۔

سواء علیہم قبل ازین یہ بات تھی کہ ایک صادق صداقت لیکر آیا اور اس کا ان لوگون نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کی کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک صادق آکر بیان کرتا ہے ان کو لوگ بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہین کرتے اور کہتے ہین کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا ۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جو ان لوگون کی ہوتی ہے ۔ بعثت کے وقت اس مین کچھ تغیر نہین کرتے اس لیے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہین کرتا اس لیے خدا تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ لا یؤمنون یہ لوگ ایمان نہ لاوین گے ۔

کیونکہ ایمان تو مان لینے کا نام ہے مگر جب انھون نے ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کی ہوتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس آیت مین دو اسباب بیان کیے ہین جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہین ملا کرتی ایک تو انکار ۔ دوسرے اس کے وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا ۔ اب بھی جو لوگ منکر ہین اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہین اس کا باعث یہی ہے ۔ بعضون کا انہماک تو دنیاوی اشغال کی طرف اس قدر ہے کہ انکو خبر ہی نہین کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو کیون پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام سن بھی لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہین کرتے کہ تحقیق و تفتیش کر کے اس کا جھوٹا یا سچا ہونا تو دیکھ لین اس قسم کے لوگ دولت ایمان سے محروم رہتے ہین

کرتے ہین کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجا لانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرأت بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بد نظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن خداداد کو دیکھتا ہے پھر کوئی خط و خال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اس کے کوچہ اور گلی مین جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جیسے اس نے بد نظری کی تھی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو یا تھ زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت مین مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بد نظری کے ارتکاب مین کی ۔ اسیطرح جو لوگ بد صحبتون اور بد مجلسون مین جاتے ہین صرف وہان جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہین بد صحبتون سے چور ۔ ڈاکو ۔ فاسق ۔ فاجر ۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہین اور پھر ان باتون کے ایسے خوگر ہو جاتے ہین کہ اگر کوئی خود بھی ان مین سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہی کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جسطرح جب ہم ایک کوٹھری کے دروازے بند کرتے ہین تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہان اندھیرا ہو جاتا ہے اسیطرح سے انسان جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہین اون پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی ۔ بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت مین ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم ۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یؤمنون ہو گیا اور ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلون پر اور ان کے کانون پر ختم کر دیا اور ان کی آنکھون پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگون کے دلون مین بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہین اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی اُن کے دلون پر مہر لگا دی ہے پھر بیچارے انسان کا اس مین کیا قصور ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جسقدر تقریرین درس قرآن کے موقعہ پر سننے مین آئی ہین وہ خلاصۃً یہان لکھدی جاوین تاکہ قرآن شریف مین اور جہان کہین اس طرز کی عبارۃ ہو تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو ۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

(۱) ایک وہ جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہین ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیان ۔ پٹھے پردے بنائے ہین جن مین وہ کوئی درست تصرف نہین رکھتا ۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اُسے چھوٹا نہین کر سکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہین کر سکتا علی ہذا القیاس اعضاء کی ساخت مین کچھ دخل نہین دے سکتا ۔ تو اس قسم کے اعضاء جنپر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہین ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہین دیا کیونکہ اس مین انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہین ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنا دیا وہ اُسے بہر حال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور مین کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہین ہو سکتی ۔

دوسرے وہ اعضاء ہین جنپر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس مین ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے مزہ کی تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا ۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہین ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوہ ہے جسپر انسان مقدرت رکھتا ہے ۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس مین جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہین ہے مگر کہان کہان نظر کو ڈالے اور کہان کہان نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور ہین جن مین انسان کا تصرف ثابت ہے احکام تبلائے ہین کہ انسان ان کی خلاف ورزی نکرے ۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۳ کو دو تین گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر مین سنایا ۔ " اے ازلی ابدی خدا بیڑیون کو پکڑ کے آ ۔

الہام ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۳ کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر میں سنایا ۔ " یوم الاثنین و فتح الحنین ۔ قرآن شریف مین بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ مین ہے ۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ۔ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً و ضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی ...

نتایج عمل یہ دنیا جائے اسباب ہے ، اور ہم رات دن مشاہدہ

جادو وہ جو سر چڑھکر بولے

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مین ایک عجیب وغریب اعلان

اعلام عام

چھپا ہے جسے ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہین شحنہ ہند مین میرزاجی کے خلاف بیسیون مضامین آرہے ہین جنکا نہ املا درست ہے نہ انشا اور ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اونمین اصلاح دین یا از سر نو لکھین اور بات یہ ہے کہ مجدد کو مضامین کی ضرورت نہین وہ ایک گھنٹہ مین تمام ضمیمہ کو اپنی قلم سے معمور کر سکتا ہے البتہ خریدارون کی ضرورت ہے۔ پس جو حضرات مضمون بھیجین خریدار ہونا اور خریدارون کو پیدا کرنا اپنا پہلا فرض سمجھ لیوین خریدارون اور معاونون کا بیشک حق ہے کہ ضمیمے مین مضامین دین مگر ٹھیک واقعات ہون نہ کہ محض خلاف واقعہ لغویات خرافات۔ جیسا بعض چلتے پرزے اخبارون مین اہل ندوہ کا قادیان جانا لکھا مارا جو بالکل غلط تھا۔ یہ مضمون ہمارے نام بھی آیا تھا مگر ہم نے شائع نہ کیا کیونکہ ہمکو اصل حقیقت معلوم تھی۔ علی ہذا۔ اس ہفتے کسی بد معاش نے ہوشیارپور سے ایک بے معنے طومار لکھ بھیجا جس مین میرزا اور میرزائیون کو مغلظ گالیان دینے کے سوا کچھ بھی نہین دلائل سے دعوٰن کو توڑنا چاہئیے نہ کہ گالیون سے۔

یہ شحنہ ہند کی عبارت کی نقل ہے اسکے اوپر ہم حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہی کا ایک نوٹ لکھدیتے ہین جو کہ مولانا موصوف کے رسالہ معیار الحق مین شائع ہونیوالا ہے اور وہ یہ ہے۔

حسب اقرار شحنہ صاحب اس اعلان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ سوائے حضرة شحنہ صاحب کے جو دوسرے مخالفین حضرة مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت تحریر کرتے ہین محض خلاف واقعہ۔ لغویات خرافات۔ غلط مغلظ گالیان ہین اور انکے لکھنے والے بدمعاش ہین ہان البتہ حضرة شحنہ صاحب بڑے نیک معاش اور مستباز ہین اسکی ریکھیا ہم اور تو کچھ نہین کہہ سکتے صرف اس قدر استفسار کرتے ہین کہ ان بدمعاش اور کذاب اور مغلظ گالیان دینیوالون کی رجوعات اس قدر کثرت سے آپکی طرف کیون ہین اور کیا وجہ ہے کہ بیسیون مضامین خلاف واقعہ اور غلط در غلط متضمن مغلظ گالیون کے بدمعاشون کے لکھے ہوئے آپکے پاس چلے آتے ہین اور آپ ان کا علاج و ماوا ہین کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے۔

بہر حال یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کے اخلاق و عادات و تقوے کا اعلی نمونہ ہے جو اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے (ایڈیٹر)

خدا کی لعنت جھوٹون پر

ایک طالب صادق

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ کو ایک صاحب سید محمد یوسف لکھنوی نامی قادیان مین تشریف لائے جنہون نے اپنے آپ کو بغدادی الاصل بیان کیا۔ آپ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہین ان کے چند احباب لکھنوی نے ان کو اپنا سفیر کر کے روانہ کیا کہ حضرة میرزا صاحب کے حالات دریافت کرین۔ ابتدائی ملاقات مین ایسے اخلاق سے ہمین کچھ جو ایک شوخی کی بھی تھی حضرة اقدس سے پیش آئے اور اپنے شکوک پیش کئے اور جون جون ان کے شکوک کے کافی جواب ملے تسلیم کرتے گئے۔ حضرة اقدس نے ان کی تسلی اور اطمینان کے لئے ۱۳ فروری قبل از عشاء ۱۴ فروری کی سیر اور قبل از عشاء وعلی ہذا ۱۵ فروری کی سیر مین عجیب وغریب تقریرین کی انشاء اللہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ان سبکو ایک اخبار مین نکال دینے کی کوشش کرینگے مگر خدا تعالی کی قدرت کیا عجیب ہے اور وہ کیسا متصرف ہے ۱۴ کی شام کو سفیر صاحب کے یہ الفاظ تھے کہ مین بہت برے ارادون تمسخر۔ استہزا وغیرہ کی نیت سے آیا تھا لیکن یہان آنے پر جس قدر تردید مین نے آپ کی سوچی تھی وہ خود بخود ناچیز وارد ہوئی مین نے دیکھ لیا کہ تمام علماء آپ پر کفر کا فتوی دینے مین غلطی پر ہین مین آپکے دعاوی کا نہ اقرار کرتا ہون نہ انکار ہان اقرار کے بہت اقرب ہون۔ حضرت نے فرمایا مین نے کل ہی آپکے چہرہ پر رشد کے آثار دیکھ لئے تھے۔

۱۵ فروری کی سیر مین حضرة اقدس نے جو تقریر کی اس کا نتیجہ یہ تھا کہ سفیر صاحب نے آتے ہی حضرة اقدس کو ایک رقعہ لکھا کہ مین نے آپکو مسیح موعود مان لیا ہے میرے لئے دعا کرین امید ہے کہ لکھنو مین یہ ایک جوشیلے حواری احمدیہ مشن کے ہونگے +

۱۴ فروری سے ایک ۱۴ فروری کی شام تک محمد یوسف صاحب نے اپنی نماز الگ پڑھی مگر ۱۴ فروری کی عشاء اور ۱۵ فروری کی کل نمازین عصر تک حضرت کے ساتھ باجماعت ادا کین۔ جن لوگون نے قادیان مین محمد یوسف صاحب کی ابتدا اور انتہا کو دیکھا ہے ان کے نزدیک تو یہ ایک معجزہ ہے ہمین معلوم کہ شبپر چشم مخالف اسے پڑھکر کیا کہین گے +

آریہ پتر کا

انگریزی اخبار پادری گرسولڈ صاحب کے انگریزی رسالہ بنام میرزا غلام احمد قادیانی مسیح اور مہدی پر ریویو لکھتا ہوا رقمطراز ہے کہ پادری صاحب مرزا صاحب کو دعاوی کی اشاعت مین خوب کامیاب ہوئے ہین اور اسپر مبارکباد دیتا ہے کشمیر مین جو قبر حضرة مسیح کی ہے اسکی نسبت لکھتا ہے کہ جو دلائل مرزا صاحب کے ہین ان کی تردید مین پادری صاحب کو کامیابی نہیں ہوئی

مبائعین کے نام

نام	مقام	ضلع / تحصیل	
میان منہدا صاحب	ننگل	گورداسپور	بٹالہ
خواجہ احمد صاحب	کوٹ گگشتا	گجرات	پھالیہ
میان عمرا صاحب	رجوعہ	سیالکوٹ	
میان فضل احمد صاحب	"	"	
میان احمد دین صاحب	بلرداں	امرتسر	اجنالہ
احمد بخش صاحب	دھرم کوٹ		
بوڑے خان پٹواری	سالم	محکمہ نہر جہلم	
میان احمد صاحب	ہمبڑان	لودیانہ	
والدہ صاحبہ	"	"	
محمد عیسی صاحب	"	"	
فتح محمد صاحب	"	"	
کرم بی بی ہمشیرہ	"	"	
امام بی بی "	"	"	
اہلیہ محمد سلیمان صاحب	"	"	
پیر بخش صاحب	گنی بنڈ	پھلور	
رحمت اللہ صاحب	"	"	
محمد یار خان صاحب	الہ آباد	محلہ تلسی پور	
بابو یار خان صاحب	"	"	
فتح یار خان صاحب	"	"	
گوہر خان صاحب	دہار کوٹ		
الہ بخش صاحب			
مسماة عمر بی بی صاحبہ	"		
میان عزیز الدین	راولپنڈی		
میان صدر الدین	"		
مسماة زہرہ زوجہ "	"		
محمد رفیق صاحب	آڑہ	موگر	شیخ پورہ
محمد کریم صاحب	"	"	
سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار) رائی درگ			
میان عمر الدین صاحب ہیس نمبر ۳۸			
میان الہ دتا صاحب جمعدار قلعہ میگزین راولپنڈی			
میان عبد اللہ صاحب	گورداسپور	بٹالہ	
میان احمد صاحب	ناگہ	امرتسر	
میان وزیر محمد صاحب	"	"	
میان میران بخش "	ماڑی بہنوان	گورداسپور	بٹالہ
میان رحم شاہ	وچھوان	"	"
چودہری محمد حیات صاحب	پیر کوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
میان حامد صاحب امام مسجد	"	"	"